ذ۔ بخاری

حُسنِ انتقاد

تبصرے کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے

پاکستان میں اسلام کا نظام کیسے قائم ہو؟: مولانا حافظ مہر محمد میانوالوی کی وجہ شہرت دفاعِ صحابہ کرامؓ اور اہلِ سنت کے عقائد و حقوق کے تحفظ کے لئے کیا گیا قابلِ قدر قلمی جہاد ہے۔ پیشِ نظر کتابچے میں ان کا روئے سخن جنرل پرویز مشرف صاحب کی طرف ہے۔ کچھ باتیں عوام کو مخاطب کر کے بھی کہی گئی ہیں۔ کچھ معروضات، وہ بھی ہیں جو مؤلف نے پہلے کبھی نواز شریف صاحب کو بھجوائی تھیں۔ ان ساری تحریروں میں ایک ہی چیز نمایاں ہے، یعنی۔۔۔ دردو سوز و آرزو مندی۔ لیکن ''وصال یار فقط آرزو کی بات نہیں''۔ قیامِ حکومت الٰہیہ یا ''طالبانائزیشن'' کے لیے مطالبات، تجاویز اور قراردادوں کی نہیں۔ قربانی وایثار اور صبر و استقامت پر مبنی جدوجہد کی ضرورت ہے۔ ایک طویل، صبر آزما اور غیر جمہوری جدوجہد جو دعوتی اور ارشادی بھی ہو، تعلیمی و اصلاحی بھی اور اقدامی و مزاحمتی بھی لیکن اس کے لیے پاکستان کے سیاسی اور جمہوری علماء کرام اپنے آپ کو یکسو نہیں کر پا رہے۔

کتابچے پر قیمت درج نہیں۔ ضخامت ۶۴ صفحات ہے۔ جناب مؤلف کو ''بن'' حافظ جی، ضلع میانوالی'' کے پتے پر خط لکھ کر کتابچہ منگوایا جا سکتا ہے۔

حضرت عمار بن یاسرؓ کی شہادت اور سبائیوں کے کرتوت: قصہ پرانا ہے اور بحث لمبی ہے۔ نہ ماننے والوں کو کون منوائے؟ جنگِ صفین (۳۷ھ) میں سیدنا عمار بن یاسرؓ کی شہادت کا الزام حضرت امیر معاویہؓ اور ان کے لشکری ساتھیوں کو دیا جاتا ہے، تاکہ انہیں باغی کہا جا سکے۔ الزام دینے والوں میں دانا دشمن اور نادان دوست سبھی شامل ہیں۔ مولانا حافظ مہر محمد صاحب نے اس مختصر کتابچے میں، حضور آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان۔۔۔ ''اے سمیہؓ کے بیٹے عمارؓ! تجھے میرے صحابی قتل نہ کریں گے، تجھے تو ایک باغی ٹولہ قتل کرے گا'' کی خوب تحقیق کی ہے، اور سبائیوں کی کاری گری (یا، کرتوت) کا پردہ چاک کیا ہے۔ روایات کے اس تجزیے، تنقید، تقابل، موازنے اور تطبیق کا حاصل ہے، سیدنا امیر معاویہؓ کی براءت۔ اللہ تعالیٰ اس خدمت اور محنت کو قبول فرمائیں۔

جناب مؤلف کی خدمت میں ایک ذرا سی گزارش یہ ہے کہ تحریر وانشاء اور تالیف و تصنیف ایک مستقل فن ہے۔ لہٰذا اس میدان کے لوگوں کے لیے اس کے فنی لوازم و مقتضیات، بہر صورت قابلِ لحاظ اور لائقِ اعتنا رہنے چاہئیں۔ پیشِ نظر کتابچے کا اسلوب کچھ ایسا الجھا الجھا ہے کہ یہ مؤلف اور قاری کے مابین بہت دفعہ ''ابلاغی خلاء'' کو جنم دیتا ہے۔

کتابچے کی قیمت دس روپے اور ضخامت ۳۲ صفحے ہے۔ مؤلف ہاں سے دستیاب ہے۔

آخری پیغامِ حق: ماہنامہ ''شمس الاسلام'' بھیرہ کی خصوصی اشاعت (اپریل ۲۰۰۱ء) کا عنوان ہے ''آخری پیغامِ حق'' یہ ایک طویل خطاب کا عنوان ہے۔ خطابت، اصلاً سننے کی چیز ہے پڑھنے کی نہیں، لیکن یہ حقیقت ہے کہ زندہ لفظوں اور بولتے ہوئے لفظوں کو سرقرِ طاس سجا دیا جائے تو ایک روشنی اور ایک حرارت سی پڑھنے والوں کو باقاعدہ محسوس ہوتی ہے۔

پنجاب کے ضلع سرگودھا میں بھیرہ ایک مردم خیز علاقہ ہے۔ ماہنامہ ''شمس الاسلام'' کے بانی مولانا ظہور احمد بگوی رحمۃ اللہ علیہ (۱۹۰۱ء۔۔۔۱۹۴۵ء) اسی علاقہ کے نامور فرزند تھے۔ صرف چوالیس سال عمر پائی، لیکن ایسی بھرپور زندگی گزاری کہ حیرانی ہوتی ہے۔ ایک دور